دادی: اے کون ہے یہ ناس پیٹی؟

فہمینہ: دادی.............ناس پیٹی نہیں.......ہماری پی ٹی میڈم۔

دادی: (بات کو سمجھتے ہوئے) استانی نہیں کہہ سکتی تھی۔ اے جو تو کہہ رہی ہے اس کا مطلب استانی ہی ہے نا؟

اماں: (مسکراتے ہوئے) اماں اسکولوں میں اب استانی کو میڈم کہتے ہیں۔

دادی: بیڑا غرق ہو تمہارے اسکولوں کا۔ اے بی بند کرو ان کی پڑھائی جب اسکولوں میں استانی نہیں رہی تو پڑھائی کیا خاک ہوتی ہوگی۔ اے میمیں چلی گئیں تو کمبخت میڈ میں آگئیں۔ اری یہ تو قیامت کے آثار ہیں۔

ثمینہ: دادی اب اسکولوں میں میڈم، ٹیچر، ہیڈ مسٹریس اور پرنسپل ہوتے ہیں۔

دادی: کیا اناپ شناپ بک رہی ہے، تیرے منہ میں خاک، اری کیا اسپتالوں کے سے نام لے رہی ہے نامراد۔

ثمینہ: دادی چھوڑو تم تو سروتے، پان اور سپاری کے علاوہ اور کوئی بات نہ کرو (گاتے ہوئے) اب تم ریٹائر ہو چکی ہو۔

دادی: سنو دلہن آج سے اس موئی بنگالن کی کرو چھٹی اور اس نگوڑی ثمینہ کو بٹھاؤ گھر میں یہ روبینہ کی چوٹی باندھے گی، گھر کے برتن دھوئے گی اور کپڑے بھی دھوئے گی۔ کام کی نہ کاج کی ڈھائی سیر اناج کی۔

ثمینہ: دادی آج صبح صبح تم میرے ہی پیچھے کیوں پڑ گئیں۔ آخر میں نے کون سا گناہ کیا ہے۔

اماں: (ڈانٹتے ہوئے) ثمینہ تو چپ نہیں بیٹھے گی۔

فہمینہ: جیسی دادی ویسی پوتی نہ یہ چپ ہوتی ہیں اور نہ وہ خاموش۔

دادی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فہمینہ: دادی اماں دادی اماں مان جاؤ (گنگناتے ہوئے)

دادی: تو بہت کلے دراز ہوگئی ہے تیرا بھی اسکول جانا بند کرواتی ہوں۔

روبینہ: پھر تو میری چوٹی بننے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔

محمدی: (برقع پہنے ہاتھ میں ٹوکری لئے ایک نوجوان عورت گھر میں داخل ہوتی ہے)
السلام علیکم اماں (محمدی دادی کے قریب جا کر بیٹھ جاتی ہے۔)

تینوں بچیاں: پھُپھو آگئیں پھُپھو آگئیں (محمدی کو دیکھ کر خوش ہوتی ہیں)

دادی: وعلیکم السلام (پیار سے) محمدی کی طرف دیکھتے ہوئے۔ اری محمدی خیر تو ہے بیٹا صبح ہی صبح کیسے آگئیں؟ اے اکیلی ہی آئی ہو کیا؟

اماں: (اٹھ کر آتی ہیں) اری محمدی بہن صبح ہی صبح کیسے آنا ہوا۔ سب خیریت ہے نا؟

محمدی: اسکول کی اچانک چھٹی ہوگئی نا۔

روبینہ: اسکول کی چھٹی ہوگئی! کیوں ہوگئی؟

محمدی: ارے کوئی مرگیا۔

دادی: (چہرے پر خوف طاری کرتے ہوئے) اے کون مرگیا خیر تو ہے بیٹا؟

محمدی: ارے کسی دوسرے ملک کا کوئی بڑا آدمی مرگیا اس لئے آج سارے اسکولوں کی چھٹی ہوگئی۔

دادی: اے میرا تو دل دھڑک گیا کہ جانے کون مرگیا؟ کسی کی موت کی خبر سن کر کمبخت دل دھڑکنے لگتا ہے۔

فہمینہ: پھپھو ہمارے اسکول کی بھی چھٹی ہوگئی؟

محمدی: سارے دفتر، سارے اسکول آج بند رہیں گے۔ سرکاری اعلان ہوا ہے۔ میں تو عامر کو اسکول کے لئے تیار بھی کر چکی تھی۔ ٹی وی کی خبروں میں دیکھا۔

روبینہ: اماں اسکول کی چھٹی ہوگئی تو کیا اب میری کوئی چوٹی نہیں باندھے گا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بنگالن: کام کھتم ہو گیا اب ہماری بھی چھٹی۔ اب ام جاتی ہے۔

اماں: ٹھیک ہے۔ بہن دروازہ بند کرتی جانا۔

محمدی: چلو بھئی اب تو اسکول کی چھٹی ہوگئی ہے یہ بستے وستے رکھو اور چین سے بیٹھو۔
اری روبینہ تو کیا عذاب کی طرح سامنے کھڑی ہے؟ بیٹھ جا بیٹی۔

دادی: چلو دفع ہو اپنے کمرے میں صبح سے دماغ خراب کر رکھا ہے۔

ثمینہ: (بستہ بند کرتے ہوئے) دادی وہ تو ہمیں ہی پتہ ہے کہ کس نے کس کا دماغ خراب کر رکھا ہے؟ کوئی نہ جانے اللہ تو جانتا ہے۔

محمدی: کیا بات ہے ثمینہ کیسے بول رہی ہو تم؟

ثمینہ: (سسکیاں لیتے ہوئے) پھپھو دیکھو نا ہر وقت دھمکاتی رہتی ہیں کہ آج سے تیرا اسکول جانا بند (پھوٹ کر رو پڑتی ہے)

اماں: ثمینہ تم چپ نہیں ہوگی۔ کیا تماشا بنا رکھا ہے۔ چلو جاؤ اپنے کمرے میں۔

محمدی: روبینہ چلو یہ بستے اٹھاؤ اور اپنے کمرے میں جاؤ............شاباش تم بھی جاؤ ثمینہ۔

فہمینہ: چلو، فہمینہ اب میں اطمینان سے سارا دن تمہاری چوٹی بناتی رہوں گی۔
(ثمینہ کو اٹھاتے ہوئے) چل ثمینہ۔

روبینہ: (جاتے ہوئے) دادی اماں، دادی اماں مان جاؤ (دادی کو چھیڑتی ہے)

دادی: دیکھ لیا محمدی یہ اسکول میں کیا سیکھ رہی ہے۔

محمدی: (بچوں کے چلے جانے کے بعد) کیا بات ہے اماں بچیوں پر اتنا ناراض کیوں ہو رہی ہو؟ ہر وقت کی ڈانٹ ڈپٹ اچھی نہیں۔

دادی: اری کام کی نہ کاج کی خالی اسکول اور پڑھائی کی۔ کیا ملے گا اس پڑھائی سے۔

محمدی: اماں اللہ کے واسطے ان کی پڑھائی بند مت کرانا جتنا پڑھتی ہیں پڑھنے دو۔ بھابھی تم

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کو بھی قسم ہے جو پڑھائی بند کروائی تو۔

اماں: میں کیا کروں میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

محمدی: سمجھ میں آئے یا نہ آئے ان کی پڑھائی بند نہیں ہونی چاہیے بس۔

دادی: ارے تجھے بھی کیا ان لڑکیوں نے پڑھا دیا؟ یہ لو ہماری بلی ہمیں سے میاؤں۔

محمدی: میرے پڑھانے کی ذمہ داری تو تم پر تھی اماں تم نے مجھے پڑھایا نہیں اور میرا دل ہی جانتا ہے میں کتنی مشکل میں ہوں۔

دادی: اری کیسی مشکل؟ (دادی سنجیدہ ہو جاتی ہیں)

محمدی: عامر کے ابو نے اس کا داخلہ انگریزی اسکول میں کرا دیا۔ ابھی وہ پہلی کلاس میں ہے اور میں اس کا ہوم ورک بھی نہیں کرا سکتی۔ اماں خدا کے واسطے ان کی پڑھائی بند نہ کرانا اگر یہ پڑھ لکھ جائیں گی تو انہیں اس مشکل سے دوچار ہونا نہیں پڑے گا۔ جو مجھ پر بیت رہی ہے۔ اور پھر پڑھنے کے بعد یہ اپنے پیروں پر بھی کھڑی ہو سکتی ہیں۔ بھابھی پڑھی لکھی عورت اتنی بے سہارا نہیں ہوتی ....

اماں: چاہتی تو میں بھی یہی ہوں کہ یہ دسویں تک پڑھ لیں (آہستہ سے) لیکن اماں کی مرضی نہیں اب تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔

محمدی: بھابھی اب دسویں سے کچھ نہیں ہوتا بی اے کراؤ۔ ایم اے کراؤ۔...... ٹیچر بناؤ نرس بناؤ۔ اماں ایمان سے دیکھنا کتنے اچھے اچھے رشتے آئیں گے۔ میں بھائی جان سے بات کروں گی۔

دادی: اے ہمیں نہ کرانی نوکری .... اے دنیا کیا کہے گی؟

محمدی: ہو سکتا ہے جس گھر میں یہ جائیں انہیں کرانی ہو نوکری، کل کی کسے خبر ہے۔

اماں: ہاں بہن اب تو نوکری کرنے والی لڑکیوں کو ہی پوچھا جاتا ہے۔ اِدھر نوکری ملی اُدھر

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

رشتے آنے شروع ہو گئے زمانہ بدل رہا ہے۔

دادی: زمانے کی تو خبر نہیں لیکن ہاں تم ضرور بدل رہی ہو۔

محمدی: اماں وہ میری بچپن کی سہیلی تھی نا عقیلہ!

دادی: اے ہاں بے چاری کا تین چار مہینے قبل میاں مر گیا۔ بڑا افسوس ہوا اے دیکھو خدا کی شان جمعہ کو دلہن بنی اور ہفتہ کو بیوہ ہو گئی۔ بے چاری پر بجلی ٹوٹ پڑی ہے۔

اماں: عقیلہ یہاں بھی آئی تھی کہہ رہی تھی کہ سلائی کڑھائی کا کام ہوا کرے تو دے دیا کرو بے چاری کا بہت برا حال ہے۔ اماں اسے نہ تو کوئی میکہ میں پوچھتا ہے اور نہ سسرال میں۔ ارے اس کا میاں کیا ختم ہوا...... اس کی تو دنیا ہی لٹ گئی۔

محمدی: اماں اب تم ہی بتاؤ خدا نہ کرے، خدا نہ کرے اگر تمہاری پوتیوں کے ساتھ ایسا ہو جائے تو کہاں جائیں گی؟ بھابھی یہ جتنا پڑھتی ہیں پڑھنے دو۔ جو عورت پڑھی لکھی ہوتی ہے اُس کے سامنے اِتنی مشکلیں نہیں آتیں جتنی ہم جیسوں کے ساتھ آتی ہیں۔

اماں: دیکھنا اماں محمدی بات تو بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔

دادی: (ایک لمحہ سوچنے کے بعد اونچی آواز میں بچیوں کو پکارتے ہوئے)
اری لڑکیو تمہیں جہاں تک پڑھنا ہے پڑھو، اب میں پڑھائی کے لیے تمہیں کبھی نہیں روکوں گی۔

(تینوں لڑکیاں گردن نکال کر جھانکتی ہیں اور حیرت سے دادی کو اور ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں)

ثمینہ: (حیرت اور خوشی سے) دادی کیا تم ہم سے کہہ رہی ہو؟

دادی: اری ہاں تم سے کہہ رہی ہوں۔

فہمینہ: کیا پڑھنے کے لیے کہہ رہی ہو............ وہ بھی ہم سے؟

دادی: ہاں تم سے نہیں تو کیا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ثمینہ، فہمینہ: ایک ساتھ دوڑتے ہوئے آتی ہیں اور دادی سے لپٹ جاتی ہیں۔ دادی، دادی تم اب ہمیں کبھی نہیں روکو گی۔ دادی تم ہمیں پڑھنے دوگی دسویں کے بعد بھی؟

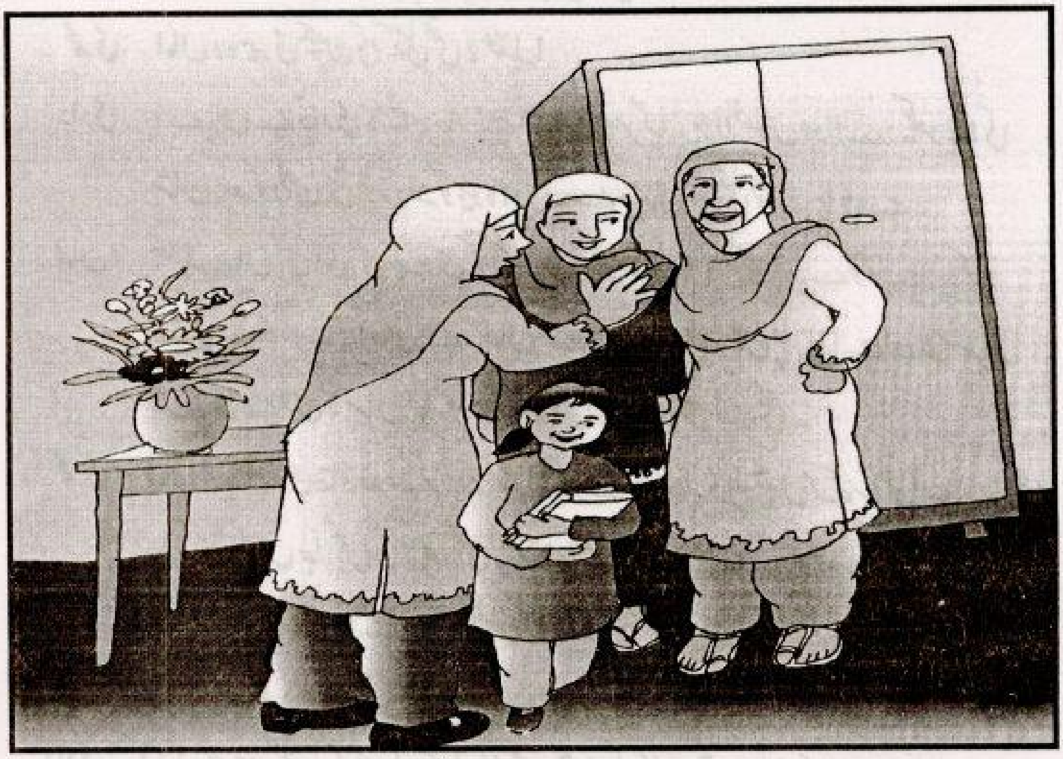

دادی: (پیار سے دونوں کو گلے لگاتے ہوئے) ہاں کمبخت ماریوں، ہاں

روبینہ: کھلے ہوئے بالوں سمیت دوڑتی ہوئی آتی ہے اور دادی کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے دادی دادی کیا تم میری چوٹی باندھ دوگی؟

دادی: ہاں پر ایک شرط ہے۔

روبینہ: کیسی شرط؟

دادی: رک ابھی بتاتی ہوں پہلے دور کونے میں چل (وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر روبینہ کے پاس جاتی ہیں اور اس کے کندھے کا سہارا لے کر ایک کونے میں آ کر اس سے کہتی ہیں۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ایک شرط ہے پہلے تو وعدہ کر، تب! (آہستہ سے)

روبینہ: کیسی شرط بولو تو۔

دادی: شرط یہ ہے کہ آج سے میں روز تیری چوٹی باندھوں گی لیکن تو مجھے روزانہ ایک گھنٹہ پڑھائے گی۔ بول منظور ہے؟

روبینہ پھُدکتی ہوئی اماں پھپھو اور بہنوں کے پاس آجاتی ہے۔ اور شور مچاتے ہوئے کہتی ہے۔

روبینہ: لو سنو.................. دادی مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ میں اُنہیں روزانہ ایک گھنٹہ پڑھایا کروں۔ دادی کہہ رہی ہیں مجھ سے..................

(دادی شرما کر کبھی منہ چھپاتی ہیں کبھی اشارے سے روبینہ کو چپ ہونے کو کہتی ہیں۔ روبینہ شور مچاتی رہتی ہے)

دادی: اری نامراد تو کس دن کام آئے گی۔ آج سے تو ہی روزانہ مجھے پڑھا دیا کر...... اور اگر تیری اماں راضی ہوں تو اسے بھی پڑھا دے۔........... اری محمدی تو بھی ثمینہ کی شاگردی میں آجا...... کہتے ہیں صبح کا بھولا شام کو گھر لوٹ آئے تو اُسے بھولا نہیں کہتے۔

(سب ہنسنے لگتے ہیں)

محمدی: اماں اب اس عمر میں تم کیا پڑھو گی۔ ان بچیوں کو ہی پڑھنے دو یہی بہت ہے۔

دادی: لو بُوا تیلی کا تیل جلے مشعلچی کا دل جلے (اماں کی طرف دیکھتے ہوئے) اے دلہن تم بھی بسم اللہ کرو۔ اے پڑھائی میں کیسی شرم۔

اماں: اِس چولہے چکی سے جس دن فرصت مل جائے گی اُس دن میں بھی بسم اللہ کر لوں گی

(آہستہ ہنستی ہیں)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

محمدی: بھائی جان کو کوئی جا کر اٹھائے اور کہے کہ اماں کے واسطے بستہ لے آئیں۔

(دادی تھوڑا شرماتی ہیں۔ سب آ کر ان کو گھیر لیتی ہیں اور زور زور سے ہنسنے لگتی ہیں۔)

پردہ گرتا ہے۔

(انیس اعظمی)

-☆-

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
گاؤتکیہ	۔	بڑا تکیہ جو گول اور زیادہ آرام دہ ہوتا ہے۔
کلے دراز	۔	زیادہ اور غیر ضروری باتیں کرنے والا۔
خوف	۔	ڈر
کمبخت	۔	کم نصیب
دفع کرنا	۔	دور بھگانا
ہوم ورک	۔	گھر کا کام، اسکول کا کام جو گھر میں کرنے کے لیے دیا جائے۔
بیوہ	۔	وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو۔
بسم اللہ کرنا	۔	کوئی کام شروع کرنا
ناک کٹوانا	۔	بے عزتی کروانا
روٹیاں سیدھی کرنا	۔	روزی حاصل کرنا، کھانے کا انتظام کرنا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

منہ میں خاک ڈالنا	۔	بددعا دینا، غلط بات بولنے سے روکنا۔
اَناپ شناپ بکنا	۔	غیر ضروری اور فالتو باتیں کرنا۔
برقع	۔	نقاب
ریٹائر	۔	سبکدوش

غور کرنے کی باتیں:

یہ انیس اعظمی کا لکھا ہوا ڈرامہ ہے۔ ایسی کہانی جو عملی طور پر کر کے بھی دکھائی جا سکے اسے ڈرامہ کہتے ہیں۔ ڈرامے اسٹیج پر مختلف کرداروں کے ذریعے پیش کئے جاتے ہیں۔ اس ڈرامے میں مصنف نے لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت بتائی ہے۔ دادی اماں جو پہلے لڑکیوں کی تعلیم کی مخالف تھیں، انہوں نے وقت اور تعلیم کے تقاضوں کو سمجھا اور نہ صرف اپنی پوتیوں کو زیادہ سے زیادہ پڑھانے کے لیے تیار ہوئیں بلکہ خود بھی تعلیم کی خواہش مند ہو گئیں۔

درج ذیل سوالوں کے جواب ایک ایک جملے میں دیجیے:

۱۔ دادی اماں دالان میں بیٹھ کر کیا کر رہی ہیں؟

۲۔ دادی دکان سے کیا منگواتی ہیں؟

۳۔ گھر میں برقع پہنے کون داخل ہوتی ہیں؟

درج ذیل سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھئے:

۱۔ دادی اماں بچیوں کی پڑھائی کے لیے کیسے تیار ہوئیں؟

۲۔ ثمینہ کی پھوپھی نے دادی کو کیا سمجھایا؟

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۳۔ اس ڈرامے میں کون کون سے کردار پیش کیے گئے ہیں ان کے نام لکھئے۔

درج ذیل سوالوں کے صحیح جواب چنیے:

۱۔ دادی کیا کھا رہی ہیں؟

۲۔ (الف) پان (ب) بسکٹ
(ج) کھانا (د) پھل

۲۔ بنگالن کون ہے؟

(الف) فہمینہ (ب) خادمہ
(ج) محمدی (د) دھوبن

دے گئے غلط جملوں کو صحیح کیجیے:

اَم تمہارے گھر کا کام نہ کرے گی۔ اتنی ساری کپڑا اتنی ساری برتن نہ دھوئے گی۔ تم روز ہی بولتا کہ چھوٹی چھوٹی کپڑا ہے۔ کوئی چھوٹی کپڑا نہیں۔ اس کی تو میل بھی نہیں چھوٹے گی۔ ادھر آؤ اَم تمہارا جوڑا بنائے گی، اک دم شندر شندر۔ آج اَم دھولیتی۔ کل سے جاستی کپڑا نہیں دھوئے گی۔ جاستی کپڑا ہوگا تو اوپر سے پیسہ لگے گا۔

درج ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

گناہ خموشی داخل علم شاگرد

مرکب الفاظ بنایئے:

گاؤتکیہ، ڈانٹ ڈپٹ، اَناپ شَناپ، خوف زدہ، بے پروا، مرکب الفاظ ہیں۔ مرکب سے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مراد ایسا لفظ ہے جس میں ایک سے زیادہ لفظ اس طرح مل گئے ہوں یا ملا دئے گئے ہوں کہ ان سے ایک ہی معنی لئے جاتے ہوں۔ اسی طرح آپ بھی پانچ نئے لفظ بنائیے۔

کالم ''الف'' سے کالم ''ب'' کو ملا کر محاورے مکمل کیجیے:

الف	ب
ناک	سینکنا
روٹیاں	کٹوانا
چھٹی	لٹ جانا
بجلی	توڑنا
دنیا	ٹوٹ پڑنا
دل	کرنا
قسمت	غرق کرنا
ٹکٹکی	جاگنا
بیڑا	باندھنا

مذکر اور مونث الفاظ الگ الگ کر کے لکھیے:

آنگن دیوار دکان بازار مہنگائی اسکول غصہ
دیر چائے برتن شکل آفت عمر اسپتال

مندرجہ ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کیجیے:

بسم اللہ کرنا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ناک کٹوانا۔

روٹیاں سینکنا۔

منہ میں خاک ڈالنا۔

اناپ شناپ بکنا۔

بجلی ٹوٹ پڑنا۔

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:

اشارہ	شرائط	مشکلات	حال	چوٹیاں	موت
دفتر	اعلانات	خبر	آثار	آفات	

خود سے کرنے کے لیے

اِن فقروں کو بلند آواز سے پڑھیے اور اپنے اساتذہ یا گھر کے بڑے لوگوں سے ان کے معنی جاننے کی کوشش کیجیے:

کام کی نہ کاج کی ڈھائی سیر اناج کی۔ ہماری بلّی ہمیں سے میاؤں۔ تیلی کا تیل جلے مشعلچی کا دل جلے۔ صبح کا بھولا شام کو گھر لوٹ آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔

سرگرمی:

اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اِس ڈرامے کو اسکول میں اسٹیج کرنے کی کوشش کیجیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

عِلم اور عَقل

علم کی دولت ہے ایسی بے زوال
جس کے آگے گنج قاروں کیا ہے مال

عمر بھر پڑھتے پڑھاتے جائیے
چاہئے جتنا لٹاتے جائیے

ایسی دولت کی صفت کیا کیجیے
بڑھتی جائے خرچ جتنا کیجیے

یہ وہ دولت ہے کہیں لے جاؤ ساتھ
آنہیں سکتی کسی رہزن کے ہاتھ

جان لوگے پڑھ کے تم پاؤں کی نقل
جانور بھی کچھ نہ کچھ رکھتے ہیں عقل

اک ذرا سی چیز ہے چیونٹی غریب
جس کو مشکل سے ہو اِک دانہ نصیب

وہ بھی کرلیتی ہے روزی کی تلاش
یہ بساط اور اُس پہ یہ عقل معاش

عقل ہی پر ناز اگر تجھ کو ہے بس
دیکھ تجھ سے کم نہیں مور و مگس

علم سے انسان کا اعزاز ہے
وہ اگرچہ خلق میں ممتاز ہے

عقل کو ہر نیک و بد کی بھی تمیز
علم سے ہوتی ہے حاصل اے عزیز

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

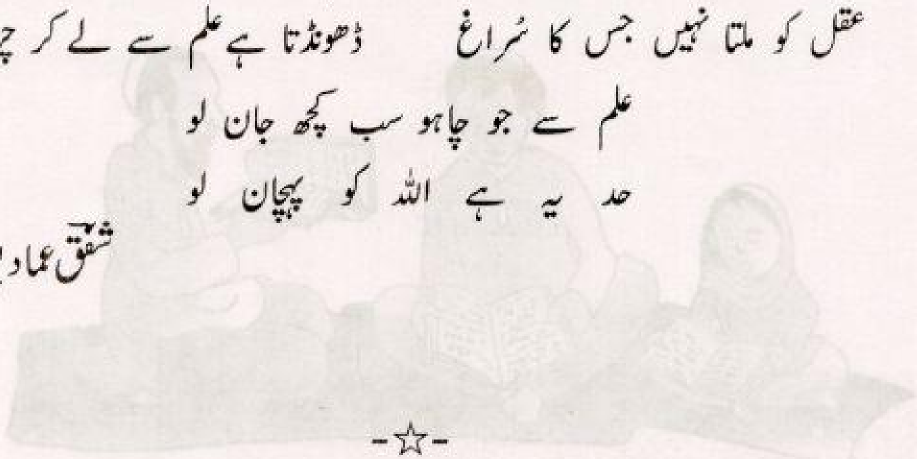

علم سے بنتا ہے انساں آدمی ‏ ‏ ‏ ‏ علم کی دولت ہے کنجی عقل کی

علم سے دنیا میں پیدا کرکے نام ‏ ‏ ‏ ‏ آخرت کے بھی سنور جاتے ہیں کام

عقل تاریکی میں پڑ جائے اگر ‏ ‏ ‏ ‏ علم ہی کی روشنی ہو راہبر

عقل کو ملتا نہیں جس کا سُراغ ‏ ‏ ‏ ‏ ڈھونڈتا ہے علم سے لے کر چراغ

علم سے جو چاہو سب کچھ جان لو

حد یہ ہے اللہ کو پہچان لو

شفیق عمادپوری

-☆-

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
بے زوال	-	جس کو زوال نہیں۔ ہمیشہ رہنے والی چیز
گنجِ قاروں	-	قارون کا خزانہ
صفت	-	خوبی
رہزن	-	ڈاکو، راستہ میں لوٹنے والا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

معاش	-	روزی
مور و مگس	-	چیونٹی و مکھی (کیڑے مکوڑے)
بساط	-	حیثیت
اعزاز	-	عزت، توقیر
سراغ	-	تلاش
راہبر	-	راستہ دکھانے والا

غور کرنے کی باتیں:

یہ نظم بہار کے ایک بڑے شاعر علامہ شفق عماد پوری کی ہے۔ شاعر نے اس میں علم کی اہمیت اور فوائد بیان کئے ہیں۔ کچھ لوگ عقل کو کامیابی کی کنجی اور بڑی دولت سمجھتے ہیں۔ شاعر نے علم اور عقل کا موازنہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ عقل کی کنجی علم ہے۔ علم کی دولت نہیں ہو تو عقل بھی بے کار ہو جاتی ہے۔ جو چیز عقل نہیں ڈھونڈ پاتی، علم کی روشنی اسے ڈھونڈ لیتی ہے۔ علم سے ہی ہم اللہ کو بھی پہچان سکتے ہیں۔

سوچئے اور جواب دیجیے:

۱۔ کون سی ایسی دولت ہے جسے جتنا خرچ کیا جائے، بڑھتی جاتی ہے؟

۲۔ تم علم اور عقل میں کس چیز کو بڑی سمجھتے ہو؟ اور کیوں؟

۳۔ ”علم سے بنتا ہے انساں آدمی“ اس کا کیا مطلب ہے؟

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۴۔

عقل کو ملتا نہیں جس کا سراغ
ڈھونڈتا ہے علم سے لے کر چراغ

اس شعر میں شاعر کیا سمجھانا چاہتا ہے؟

نیچے الفاظ دیے گئے ہیں اور ان کے سامنے ان کے متضاد لفظ ہیں۔ انہیں پہچان کر صحیح لفظ کے سامنے لکھیے :

کالم (الف)	کالم (ب)
علم	بد
دولت	جہل
اوّل	راہزن
تاریکی	غربت
راہبر	آخر
انسان	روشنی
نیک	حیوان

مصرعے مکمل کیجیے:

عمر بھر پڑھتے ....

چاہئے جتنا ....

.... پیدا کر کے نام

آخرت کے بھی ....

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنایئے:

خلق علم مشکلات کنجیاں اواخر شاعر

اِملا درست کیجیے:

اعزاج رہجن نسیب طلاش آکھرت سراگ

مصرعوں کو صحیح ترتیب سے لکھیے:

علم کی دولت ہے ایسی بے زوال	بڑھتی جائے خرچ جتنا کیجیے
ایسی دولت کی صفت کیا کیجیے	جس کے آگے گنج قاروں کیا ہے مال
عقل تاریکی میں پڑ جائے اگر	ڈھونڈتا ہے علم سے لے کر چراغ
عقل کو ملتا نہیں جس کا سراغ	علم ہی کی روشنی ہو راہبر

خود سے کرنے کے لیے

اپنے دوستوں کے ساتھ بحث کرو ''علم بڑی چیز ہے یا عقل''؟

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فضول خرچی

فضول خرچی سے بد تر دنیا میں اور کوئی عادت نہیں۔ یعنی وہ شخص جو اپنی مقدور اور حیثیت سے زیادہ خرچ کر ڈالے۔ فضول خرچ کہلاتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ دوسروں کا دست نگر اور مُفلس بنا رہتا ہے۔ بڑے بڑے خاندان اس بُری عادت کی وجہ سے مٹ گئے۔ بڑی بڑی سلطنتیں تباہ ہوگئیں۔

اگر تم دن بھر محنت مشقت کر کے کچھ پیسے کماؤ اور ان کو اسی وقت خرچ کر ڈالو اور آئندہ اپنے آگے پیچھے کا خیال نہ رکھو تو تم سے زیادہ بد عقل اور کوئی نہ ہوگا۔

تم روزانہ اسکول جاتے وقت پیسے پاتے ہوگے مگر اسکول سے واپسی پر تمہاری جیب کے اندر ایک کوڑی بھی نہ نکلتی ہوگی۔ اگر تم کو کسی وقت ضرورت پڑے تو کیا کرتے ہوگے تم کو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑا ہوگا۔ یاد رکھو! دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا، کسی سے پیسہ مانگنا نہایت شرم

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کی بات ہے۔ اگر تم وہی پیسہ جمع کرتے رہتے تو کبھی کسی سے مانگنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ ہمیشہ اتنا ہی

خرچ کرو جس سے ضروری کام نکل جائے اور کم خرچ کرنے کی عادت پیدا کرو۔

فضول خرچی سے خدا ناخوش ہوتا ہے اور لوگ بھی اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ ایسا شخص ہمیشہ ذِلّت کی زندگی بسر کرتا ہے۔ آؤ تم کو ایک واقعہ سنائیں کہ ایک شخص فضول خرچی سے کتنا ذلیل ہوا۔

کسی شہر میں ایک بنیا اور ایک سوداگر ایک ہی محلّے میں رہتے تھے۔ اتفاق سے دونوں کے یہاں بارات آ کر ٹھہری۔ سوداگر کو فضول خرچی کی عادت تھی مگر بنیا باوجود مالدار ہونے کے، ہمیشہ اتنا ہی خرچ کرنے کا عادی تھا جس سے اس کی بسر اوقات ہو سکتی تھی۔ بارات کے روز بھی اس نے اتنا ہی خرچ کیا جو ضروری تھا۔ برادری کے طنز و طعنہ کی ذرا بھی پروا نہ کی اور وہ بیجا رسوم جو شادی کے زمانے میں پیش آ جاتی ہیں اور جن سے روپیہ ایک کثیر مقدار میں خرچ ہو جایا کرتا ہے اس سے دفعتاً منھ پھیر لیا۔ لوگ ہنستے اور مذاق اڑاتے ہی رہے مگر اس نے وہی کیا جو اسے کرنا چاہئے تھا۔ اس نے برادری کو وہی معمولی کھانا دیا۔ اس طرح روک تھام کرنے سے اس کا کافی روپیہ بچ گیا۔ اور بارات بھی ہنسی خوشی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

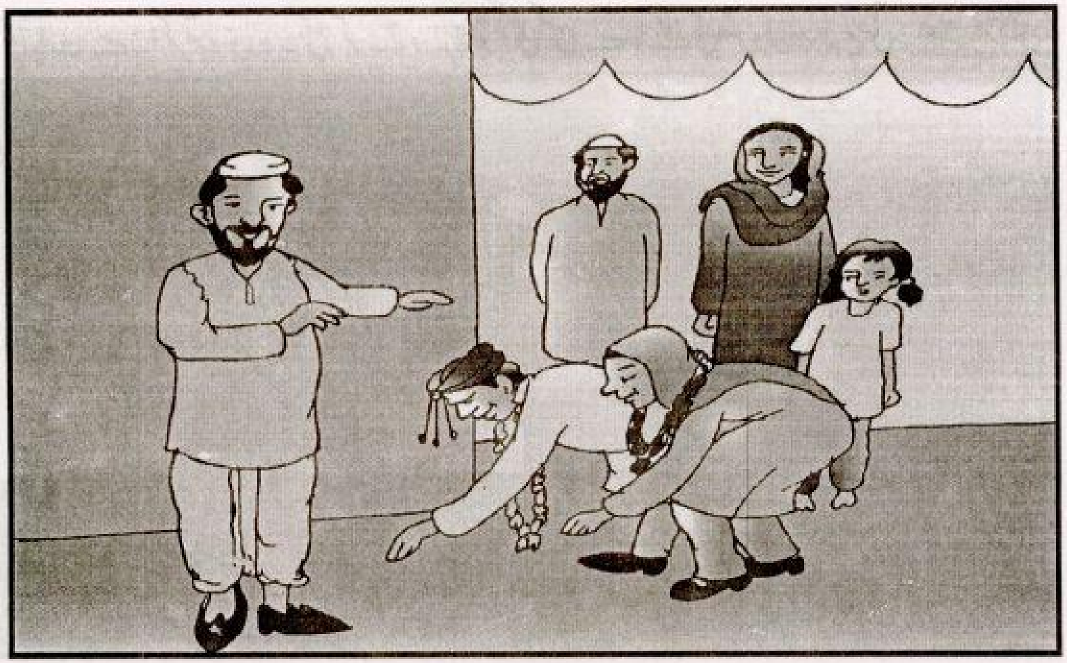

اب ذرا سوداگر کا حال سنئے۔ اس نے شادی کے موقع پر روپیہ خوب دل کھول کر خرچ کیا۔ ایک کی جگہ دو اور تین کی جگہ دس خرچ کئے۔ دوستوں نے کہا یوں کھانا ہونا چاہئے اس طرح کی آتش بازی ہونی چاہئے۔ اس میں یوں نیک نامی ہوتی ہے۔ اور اس طرح کی شہرت ہوتی ہے۔ پھر یہ دن کہاں نصیب ہوگا۔ اول تو خود اس کو فضول خرچی کی عادت تھی۔ دوستوں کا بھڑکانا سونے پر سہاگا کا کام کر گیا۔ چنانچہ اس نے جو کچھ اس کے پاس تھا خرچ کر ڈالا۔ اس کے بعد قرض لینے کی نوبت آئی۔ اِدھر اُدھر مانگ کر کے بارات کا خرچ پورا کیا اور اس کو رخصت کیا۔ ابھی بارات کی رخصتی کو تھوڑے ہی دن گزرے ہوں گے کہ قرض خواہوں کی نالش شروع ہوگئی۔ اور اس سے ایک کے دو وصول کئے یہاں تک کہ یہ سوداگر تھوڑے ہی عرصہ میں بالکل تباہ و برباد ہوگیا۔

بچو! فضول خرچی ایک بری عادت ہے۔ پیسے کمانا بہت بڑے کمال کی بات نہیں وقت پر سہی جگہ پیسہ کو خرچ کرنا ہی عقل مندی ہے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشق

پڑھیے اور سمجھے

لفظ		معنی
بدتر	:	خراب، بہت خراب
مقدور	:	حیثیت
دست نگر	:	محتاج
ذلت	:	بے عزتی، رسوائی
رسوم	:	رسم کی جمع، رواج
آتش بازی	:	پٹاخہ چھوڑنا
نالش	:	فریاد کرنا، شکایت کرنا
عرصہ	:	وقت، وقفہ
ناخوش	:	ناراض
کثیر	:	زیادہ
مشقت	:	محنت
بدعقل	:	کم عقل، بیوقوف
سلطنتیں	:	حکومتیں، شاہی گھرانے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

غور کرنے کی باتیں:

آپ نے اس سبق میں جو کچھ پڑھا ہے اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ اس سبق میں دو مثالیں دی گئی ہیں۔ ایک مثال احتیاط سے خرچ کرنے کی ہے اور دوسری مثال بے تحاشا خرچ کرنے کی ہے۔ بظاہر احتیاط سے خرچ کرنے والوں کا لوگ مذاق اڑاتے ہیں جب کہ بے تحاشا خرچ کرنے والے کی خوب تعریف ہوتی ہے۔ لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ فضول خرچ انسان ہمیشہ ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔ وہ قرض دار ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کی مشکلات سے گھر جاتا ہے۔ اس لئے فضول خرچی سے ہمیں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی میں عزت بھی ہے اور کامیابی بھی۔

صحیح جملوں پر صحیح (✓) اور غلط جملوں پر غلط (✗) کا نشان لگائیے:

- ☆ فضول خرچی سے بدتر دنیا میں کوئی عادت نہیں۔
- ☆ فضول خرچ آدمی ہمیشہ مست اور خوش حال رہتا ہے۔
- ☆ کم خرچ کرنے کی عادت ڈالی چاہئے۔
- ☆ سوداگر بہت فضول خرچ تھا۔
- ☆ بنیا خرچ کرنے میں سب سے آگے تھا۔
- ☆ وقت پر پیسہ خرچ کرنا ہی عقل مندی ہے

مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف (ملتے جلتے الفاظ) لکھیے:

بدتر شخص محنت محلّہ ہنسی شادی شہرت قرض

دیئے گئے لفظوں سے جملے بنایئے:

مفلسی اسکول عادت ذلیل اتفاق شادی شہر واقعہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ذیل کے سوالوں کے جواب لکھئے:

۱۔ فضول خرچ آدمی کا کیا انجام ہوتا ہے؟

۲۔ کم خرچ کی عادت سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

۳۔ سوداگر کی فضول خرچی کا کیا انجام سامنے آیا؟

۴۔ بنیا کی عقل مندی سے اس کو کیا فائدہ ہوا؟

۵۔ اس کہانی کا خلاصہ لکھئے۔

اس سبق میں دو اشخاص کا ذکر ہے جن میں سے ایک فضول خرچ تھا اور دوسرا کفایت شعار تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ سوداگر 'سخی' ہے اور بنیا 'کنجوس' ہے۔ ان دونوں سے دو صفتیں منسوب ہیں۔ ایسے جملے جن میں کسی چیز یا شخص کی اندرونی کیفیت یا خصوصیت ظاہر ہو 'صفت ذاتی' کہلاتی ہے۔ اس کی کچھ مثالیں اس طرح ہیں: ہنس مکھ، بے چین، منھ پھٹ، من چلا۔ اپنی کتاب سے 'صفت ذاتی' کی پانچ مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔

خود سے کرنے کے لیے

اگر آپ کے پاس بہت سے روپے آجائیں تو آپ اُن کو کس طرح خرچ کریں گے۔ مختصراً لکھیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

صرف پڑھنے کے لئے

مکھّی چوس

اخترمکھی چوس آدمی تھے۔ایک مرتبہ گھی کی قیمت سو روپے سے گھٹ کر اسّی روپے ہوگئے۔ جس نے سنا خوش ہوا۔مگر اختر بہت اُداس ہوگئے۔

ان کی ملاقات اَسلم سے ہوئی۔اَسلم نے پوچھا۔کیا ہوا اختر۔اتنے اُداس کیوں ہو؟

اختر نے جواب دیا سنا نہیں گھی کا دام گھٹ گیا ہے۔اسلم نے کہا یہ تو اچھا ہوا آپ کو تو خوش ہونا چاہیے۔

اختر نے دکھ بھری آواز میں کہا ارے بھائی آپ تو جانتے ہیں کہ میں گھی نہیں کھاتا تھا۔اس سے ہر مہینے میرے ایک سو روپے بچ جاتے تھے۔اب صرف اَسّی روپے بچیں گے۔مجھے ہر مہینے ۲۰ روپے کا گھاٹا ہوگا۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

میرا بچپن

آج میں تمہیں اپنے بچپن کی طرف لے جاؤں گی۔

میں تم سے اتنی بڑی ہوں کہ تمہاری دادی بھی ہو سکتی ہوں۔ تمہاری نانی بھی، بڑی بہن بھی، بڑی خالہ بھی۔ گھر میں سب لوگ مجھے ''جیجی'' کہہ کر پکارتے ہیں۔

ہاں اِن دنوں میں خود کو کچھ بڑی یعنی عمر میں سیانی محسوس کرنے لگی ہوں۔ شاید اس لئے کہ پچھلی صدی میں پیدا ہوئی تھی۔ میرے پہننے اوڑھنے میں بھی کافی تبدیلیاں آئی ہیں۔ پہلے میں رنگ برنگے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کپڑے پہنتی تھی۔ نیلا، جامنی، کالا، چاکلیٹی، اب دل چاہتا ہے کہ سفید پہنوں۔ گہرے نہیں ہلکے رنگ، میں نے پچھلی صدی میں طرح طرح کی پوشاکیں پہنی ہیں۔ پہلے فراک پھر نیکر، واک، اسکرٹ، لہنگے، غرارے اور اب چوڑی دار اور گھیرے دار کُرتا۔

بچپن کی کچھ فراکیں تو مجھے اب تک یاد ہیں۔

ہلکی نیلی اور پیلی دھاری والی فراک، گول کالر اور بازو پر بھی گول کف۔ ایک ہلکے گلابی رنگ کی باریک چنوٹوں والی گھیردار فراک نیچے گلابی رنگ کی فُر والی۔

اُن دنوں فراک کی اوپر کی جیب میں رومال اور بالوں میں رنگ برنگے ربن کا چلن تھا۔

لیمن کلر کی بڑی پلیٹوں والی گرم فراک جس کے نیچے فرِنگی تھی۔

مجھے اپنے موزے اور اسٹاکنگ بھی یاد ہیں۔

بچپن میں مجھے اپنے موزے خود دھونے پڑتے تھے۔ وہ نوکر یا نوکرانی کو نہیں دیئے جاسکتے تھے۔ اس کی سخت ممانعت تھی۔ ہم بچے اتوار کی صبح اس میں لگتے۔ دھولینے کے بعد اپنے اپنے جوتے پالش کرکے چمکاتے۔ جب جوتے، کپڑے یا برش سے رگڑتے تو پالش کی چمک اُبھرنے لگتی۔

سُرور! مجھے آج بھی بوٹ پالش کرنا اچھا لگتا ہے۔ حالانکہ اب نئی نئی قسم کے شوز آچکے ہیں۔ اور یہ پہلے سے کہیں زیادہ آرام دہ بھی ہیں۔ ہمیں جب نئے جوتے ملتے اس کے ساتھ ہی چھالوں کا علاج شروع ہوجاتا۔

جب کبھی لمبی سیر پر نکلتے، اپنے پاس روئی ضرور رکھتے جوتا لگا تو روئی موزوں کے اندر۔ ہاں ہمارے تمہارے بچپن میں تو بہت فرق آگیا ہے۔

ہر سنیچر کو ہمیں آلیو آیل یا کیسٹر آیل پینا پڑتا یہ ایک مشکل کام تھا۔ سنیچر کو صبح سے ہی ناک میں اس کی بُو آنے لگتی۔

چھوٹے شیشے کے گلاس، جس پر خوراک کے لئے نشان پڑے رہتے تھے انہیں دیکھتے ہی متلی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہونے لگتی تھی۔ مجھے آج بھی لگتا ہے کہ اگر ہم سینچر کو وہ دوا نہ بھی پیتے تو کچھ زیادہ بگڑنے والا نہیں تھا۔ صحت ٹھیک ہی رہتی۔

میں تمہیں بتاؤں گی ہمارے وقت اور تمہارے وقت میں کتنی دوری ہے۔ یہاں تک کہ بچپن کی دلچسپیاں بھی بدل گئی ہیں۔

مجھے یاد ہے اُن دنوں کچھ گھروں میں گراموفون تھے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نہیں تھے۔ ہمارے بچپن کی قلفی آئس کریم ہوگئی ہے۔ کچوری، سموسے، برگر اور پزا میں بدل گئے ہیں۔ شہتوت، فالسے اور خس کا شربت، کوک، پیپسی میں۔ ان دنوں کوک نہیں لیمینڈ دی مٹو ملتی تھی۔

شملہ اور نئی دہلی میں بڑے ہوئے بچوں کو وینگرس اور ڈے ویکو ریستراں کی چاکلیٹ اور پیسٹری مزہ دینے والی ہوتی تھی۔ ہم بھائی بہنوں کی ذمہ داری ہوتی۔ شملہ مال سے براؤن بریڈ لانے کی۔

ہمارا گھر مال سے زیادہ دور نہیں تھا۔ ایک چھوٹی سی چڑھائی اور گرجا میدان پہنچ جاتے۔ وہاں سے ایک اترائی اترتے اور مال پر۔ کنفشنری کاؤنٹر پر طرح طرح کی پیسٹری اور چاکلیٹ کی خوشبو من لبھاؤنی ہوتی۔

ہمیں ہفتے میں ایک بار چاکلیٹ خریدنے کی اجازت تھی۔ میرے پاس سب سے زیادہ چاکلیٹ، ٹافی کا اسٹاک رہتا۔ میں چاکلیٹ لے کر کھڑے کھڑے کبھی نہ کھاتی۔ گھر پہنچ کر سائڈ بورڈ پر رکھ دیتی اور رات کے کھانے کے بعد بستر میں لیٹ کر مزے لے لے کر کھاتی۔

شملہ کے پھل بھی بہت یاد آتے ہیں کھٹے میٹھے کچھ ایک دم لال کچھ گلابی۔ رس بھرے۔ سوچ کر ہی منھ میں پانی بھر آئے۔ چیسٹ نٹ، ایک اور غضب کی چیز! آگ پر بھنے جاتے اور پھر چھلکے اتار کر منھ میں۔

چنا جور گرم اور انار دانے کا چورن۔ ہاں! چنا جور گرم کی بڑا مجو، تب تھی وہ اب بھی نظر آتی ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

پرانے کاغذوں سے بنائی ہوئی۔ اس پڑیا میں صرف ہاتھ کا کمال ہے۔ نیچے سے ترچھی لپیٹتے ہوئے اوپر سے اتنی چوڑی کہ چنے آسانی سے ہتھیلی پر پہنچ جائیں۔ ایک وقت تھا جب فلم کا گانا چنا جور گرم بابو میں لایا مزے دار چنا جور گرم، ان دنوں اسکول کے ہر بچے کو آتا تھا۔

کچھ بچے پڑیا پر تیز مسالہ ڈلواتے۔ پورا گرجا میدان گھومنے تک یہ پڑیا چلتی۔ ایک ایک چنا یا پڑی منھ میں ڈالنے اور قدم اٹھانے میں ایک خاص ہی لے اور رفتار تھی۔

بچپن میں ہم نے شملہ میں بہت مزے کئے ہیں۔ گھوڑوں کی سواری کی ہے۔ شملہ کے ہر بچے کو کبھی نہ کبھی یہ موقع مل ہی جاتا تھا۔

جانے کیوں ہم گھوڑوں کو کچھ کمتر سمجھتے اور ان پر ہنستے تھے۔ نانیہال کے گھوڑے خوب تگڑے اور خوبصورت! ان کی بات پھر کبھی۔

شام کو رنگ برنگے غبارے سامنے جاکھو کا پہاڑ اونچا چرچ اور چرچ کی گھنٹیاں بجتیں تو دور دور تک ان کی گونج پھیل جاتی۔ لگتا کہ اس کے سنگیت میں پربھو ایسوع خود کچھ کہہ رہے ہوں۔

سامنے آسمان پر سورج غروب ہو رہا ہے۔ گلابی سنہری دھاریاں نیلے آسمان پر پھیل رہی ہیں دور دور پھیلے پہاڑوں کے مکھڑے گہرانے لگے اور دیکھتے دیکھتے بتیاں ٹمٹمانے لگیں۔ رج پر کی رونق اور مال کی دوکانوں کی چمک کے بھی کیا کہنے۔ اسکنڈل پوائنٹ کی بھیڑ سے ابھرتی ہنگامہ خیز آوازیں۔

سرور! اسکنڈل پوائنٹ کے ٹھیک سامنے ان دنوں ایک دکان ہوا کرتی تھی جس کے شوروم میں شملہ کالکا ٹرین کا ماڈل بنا ہوا تھا۔ اس کی پٹریاں، اس پر کھڑی چھوٹے چھوٹے ڈبوں والی ٹرین ایک طرف سرخ ٹین کی چھت والا اسٹیشن اور سامنے سگنل دیتا کھمبا اور تھوڑی تھوڑی دور پر بنی سرنگیں۔

پچھلی صدی میں تیز رفتار والی گاڑی وہی تھی۔ کبھی کبھی ہوائی جہاز بھی دیکھنے کو ملتے۔ جب بھی ان کی آواز آتی بچے انہیں دیکھنے باہر دوڑتے۔ اور انہیں دکھائی دیتا ایک بھاری بھرکم پرندہ پنکھ پھیلا کر اڑا چلا جا رہا ہے۔ یہ دیکھو اور وہ غائب۔ اس کی اسپیڈ ہی اتنی تیز لگتی۔ ہاں گاڑی کے ماڈل

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

والی دکان کے ساتھ ایک اور ایسی دکان تھی جو مجھے کبھی نہیں بھولتی۔ یہ وہ دکان تھی جہاں میرا پہلا چشمہ بنا تھا۔ وہاں آنکھوں کے ڈاکٹر انگریز تھے۔

شروع شروع میں چشمہ لگانا بڑا اَٹ پٹا لگا۔ چھوٹے بڑے سب میرے چہرے کی طرف دیکھتے اور کہتے آنکھوں میں کچھ تکلیف ہے؟ اس عمر میں عینک؟ دودھ پیا کرو۔ میں ڈاکٹر صاحب کا کہا دوہرا دیتی کہ کچھ دیر پہنوں گی تو چشمہ اتر جائے گا۔

اگرچہ ڈاکٹر صاحب نے پورا یقین دلایا تھا مگر چشمہ اب تک نہیں اترا۔ ہاں نمبر ضرور کم ہوتا رہا میں اپنے آپ اس کی ذمہ دار ہوں۔ جب آپ دن کی روشنی چھوڑ کر رات میں ٹیبل لیمپ جلا کر کام کریں گے تو اس کے علاوہ اور کیا ہوگا۔ ہاں جب پہلی بار میں نے چشمہ لگایا تو میرے ایک چچیرے بھائی نے مجھے چھیڑا۔ دیکھو دیکھو کیسی لگ رہی ہے۔

''آنکھ پر چشمہ لگایا تاکہ سوجھے دور کی۔ یہ نہیں لڑکی کو معلوم صورت بنی لنگور کی۔'' میں چڑ گئی کہ مجھ پر یہ کیوں دہرایا جا رہا ہے۔ مگر، شعر برا نہ لگا۔

جب وہ چائے پی کر چلے گئے تو میں اپنے کمرے میں جا کر آئینے کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ کئی بار خود کو دیکھا۔ عینک اتاری پھر پہنی۔ پھر اتاری۔ دیکھتی رہی دیکھتی رہی۔

صورت بنی لنگور کی

نہیں نہیں نہیں

ہاں ہاں ہاں

میں نے اپنے چھوٹے بھائی کی ٹوپ اتار کر سر پر رکھی کچھ عجیب لگی، اچھی بھی اور مضحکہ خیز بھی۔ تب کی بات تھی اب تو چہرے کے ساتھ گھل مل گیا ہے چشمہ۔ جب کبھی اترا ہوا ہوتا ہے تو چہرہ خالی خالی لگنے لگتا ہے۔ یاد آئی وہ ٹوپ۔ کالی فریم کا چشمہ اور لنگور کی صورت ہاں ان دنوں میں شملہ میں سر پر ٹوپی لگانا پسند کر[illegible] ور کہاں

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہلکی پھلکی خوبصورت ہماچلی ٹوپیاں!۔

(کرشنا سوبتی)

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
سیانی	–	بڑی۔ ہوشیار
پوشاک	–	لباس
ممانعت	–	منع کرنا، مناہی
اسٹاک	–	ذخیرہ
رفتار	-	چال
چرچ	–	عیسائیوں کی عبادت گاہ
اسپیڈ	-	رفتار
سگنل	-	نشان، اشارہ

غور کرنے کی باتیں:

یہ مضمون بنگلہ زبان کی ایک مشہور ادیبہ کرشنا سوبتی کی ''آپ بیتی'' سے لیا گیا ہے۔ آپ بیتی اُس تحریر کو کہتے ہیں جس میں لکھنے والا اپنی زندگی کے بارے میں خود لکھتا ہے۔ کرشنا سوبتی نے ۴۰۔۱۹۳۵ء کے آس پاس اپنے بچپن کے زیادہ تر دن شملہ میں گزارے تھے۔ انہوں نے اس

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مضمون میں ان دنوں کے بارے میں بہت دلچسپ انداز میں بات کی ہے اور بتایا ہے کہ ان کے بچپن اور آج کے بچپن میں کتنا فرق پیدا ہو گیا ہے۔

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱۔ مصنفہ بچپن میں اتوار کی صبح کیا کیا کام کرتی تھیں؟

۲۔ مصنفہ کو چشمہ کیوں لگانا پڑا؟ چشمہ لگانے پر ان کے چچازاد بھائی انہیں کیا کہہ کر چڑاتے تھے؟

۳۔ مصنفہ اپنے بچپن میں کون کون سی چیزیں مزے لے کر کھاتی تھیں؟ ان میں سے کچھ چیزوں کے نام لکھیے۔

۴۔ چاکلیٹ، گھوڑے کی سواری، جہاز کی آوازیں اور شوروم میں شملہ کا لکا ٹرین کا ماڈل وغیرہ مصنفہ کی پسندیدہ چیزیں تھیں۔ آپ کی پسندیدہ چیزیں کیا ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

مترادف الفاظ بتائیے:

ایک معنی کے کئی الفاظ ہوں تو انہیں ہم ''مترادف'' کہتے ہیں۔ جیسے خوشی، مسرت، شادمانی۔
آپ بھی درج ذیل الفاظ کے مترادف تلاش کیجیے۔

پوشاک۔ ....

سیانا۔ ....

نوکر۔ ....

شروع۔ ....

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

چھٹپن ۔ ....

عینک ۔ ....

غور کیجئے اور لکھئے:

۱۔ (i) کرشنا سوبتی شملہ گنگا

(ii) لڑکی کپڑا ندی

(iii) روشنی خوشی غصہ

۲۔ سبق میں لفظ 'چشمہ' استعمال ہوا ہے ۔ یہ لفظ 'چشم' سے بنا ہے۔ اسی طرح قلم سے 'قلمدان' بیلنا سے بیلن وغیرہ بنتا ہے۔ ایسے الفاظ جن کا استعمال اوزار یا آلے کے طور پر ہوتا ہے اسم آلہ کہلاتے ہیں۔ جیسے چاقو، تلوار، ہتھوڑا وغیرہ اسم آلہ کہلاتے ہیں۔

اپنے اِردگرد کے ماحول اور گھر کی چیزوں سے تلاش کر کے ان چیزوں کی فہرست بنایئے جو 'اسم آلہ' کہلاتی ہوں۔

☆ پہلی قسم کے نام خاص ہیں۔ یہ کسی خاص آدمی یا شہر یا کسی خاص ندی کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔ انہیں اسم خاص یا اسم معرفہ کہتے ہیں۔

☆ دوسری قسم کے نام عام ہیں کہ کوئی بھی لڑکی، کوئی بھی کپڑا اور کوئی بھی ندی ہو سکتی ہے۔ انہیں اسم عام یا اسم نکرہ کہتے ہیں۔

☆ تیسری قسم کے نام کسی خاص حالت یا کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہیں اسم کیفیت کہتے ہیں۔ آپ بھی ان تینوں قسموں کے دو دو اسم سوچ کر لکھئے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مندرجہ ذیل لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

رنگ برنگے جیب غضب علاج وقت بوٹ پالش لباس ٹرین

چشمہ روشنی آئینہ غبارہ۔

خود سے کرنے کے لیے

☆ اپنے گھر کا کوئی دلچسپ واقعہ یاد کر کے لکھیے۔ آپ اتوار کا دن کیسے گزارتے ہیں تفصیل سے لکھیے۔

☆ ہمارے ملک میں طرح طرح کے کھانے اور طرح طرح کے لباس رائج ہیں اپنے دوستوں اور استاد سے مل کر ان لباسوں اور کھانوں کے بارے میں بات چیت کیجئے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

صَبر کی اہمیت

جیتا نہیں وہ جس کے مقدر میں ہے مرنا　　مشکل ہے مگر صبر کی سِل چھاتی پہ دھرنا
آفت تو ہے فرزند کا دنیا سے گزرنا　　انسان کو لازم ہے مگر صبر بھی کرنا
برسوں سے یہی رنگِ گلستانِ جہاں ہے
جس گل پہ بہار آج ہے کل اس پہ خزاں ہے

کچھ پھول تو دکھلا کے بہار اپنی ہیں جاتے　　کچھ سوکھ کے کانٹوں کی طرح ہیں نظر آتے
کچھ گُل ہیں کہ پھُولے نہیں جامے میں سماتے　　غُنچے بہت ایسے ہیں کہ کھلنے نہیں پاتے
بُلبُل کی طرح روتے ہیں فریاد وفغاں سے
کچھ بس نہیں چلتا چمن آرائے جہاں سے

مرتے ہیں جواں سامنے اور دیکھتے ہیں پیر　　ماں باپ کا کیا زور ہے، جو خواہشِ تقدیر
سر پیٹ کے فریاد کرے مادرِ دلگیر　　جُز صبر بَن آتی نہیں لیکن کوئی تدبیر
آرام جنے دیتے ہیں چھاتی پہ سُلا کر
رکھ آتے ہیں ہاتھوں سے اسے قبر میں جا کر

میر انیسؔ

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

مقدر	-	قسمت
سِل	-	پتھر کا ٹکڑا
فرزند	-	بیٹا
گلستاں	-	باغ
گل	-	پھول
خزاں	-	پت جھڑ
جامہ	-	لباس، کپڑا
غنچہ	-	کلی
فغاں	-	نالہ، فریاد
چمن آرائی	-	باغ کو سجانا سنوارنا
پیر	-	بوڑھا
مادر	-	ماں
دِلگیر	-	غمزدہ

غور کرنے کی باتیں:

☆ آپ نے جو نظم پڑھی اسے اردو کے مشہور شاعر میر انیس نے لکھی ہے۔ میر انیس مرثیہ گو شعرا میں بڑا مقام رکھتے ہیں۔ اس نظم کے تینوں بند ان کے ایک مرثیے سے ہی لئے گئے ہیں۔

☆ یہ نظم ''مسدس'' کی شکل میں لکھی گئی ہے۔ مسدس میں ہر بند چھ مصرعوں کا ہوتا ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

اس طرح آپ کی نظم میں تین بند موجود ہیں

☆ نظم میں شاعر نے صبر کی تلقین کی ہے۔ اور کہا ہے کہ صبر بہت بڑی طاقت ہے جس کے سہارے ہم بڑا سے بڑا غم یہاں تک کہ اپنی اولاد کی موت کا غم بھی سہہ لیتے ہیں۔

مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

آفت بہار کانٹے بلبل فریاد جوان خواہش تدبیر قبر آرام

واحد الفاظ سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:

آفت لازم مشکلات خواہش تدابیر قبر

مذکر اور مونث الفاظ الگ کیجیے:

الفاظ	مذکر	مؤنث
مقدر		
صبر		
رنگ		
بہار		
بلبل		
فریاد		
تقدیر		
چمن		
آرام		
نظر		

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

بلند آواز سے پڑھیے:

رنگِ گُلستاں　　چمن آرائے جہاں　　فریاد و فغاں　　خواہشِ تقدیر

مادرِ دلگیر　　جامے میں سمانا

ان محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

چھاتی پہ صبر کی سل دھرنا　　دنیا سے گزرنا　　پھولے نہیں سمانا

کانٹوں کی طرح سوکھنا　　بس نہیں چلنا

مصرعے مکمل کیجیے:

۱۔ کچھ پھول تو دکھلا کے بہار.........................

۲۔ غنچے بہت ایسے ہیں کہ.........................

۳۔ آرام جسے دیتے ہیں.........................

۴۔ رکھ آتے ہیں ہاتھوں سے.........................

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱۔ صبر سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟

۲۔ ''جس گل پہ بہار آج ہے کل اس پہ خزاں ہے'' اس مصرعے میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

۳۔ ماں باپ سب سے زیادہ کس سے پیار کرتے ہیں؟

۴۔ اس شعر کا مطلب لکھیے!

آفت تو ہے فرزند کا دنیا سے گزرنا
انسان کو لازم ہے مگر صبر بھی کرنا

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۵۔ آخری بند کا مطلب آپ اپنی زبان میں لکھیے۔

۶۔ 'جز صبر بن آتی نہیں لیکن کوئی تدبیر'

اس مصرعے میں 'بن آنے' سے کیا مراد ہے؟

غلط مصرعوں پر (✗) اور صحیح مصرعوں پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ کچھ پھول بہار اپنی ہیں دکھلا جاتے ( )

۲۔ بہت سے غنچے ہیں ایسے جو کھلنے نہیں پاتے ( )

۳۔ جیتا نہیں مرنا ہے مقدر میں جس کے ( )

۴۔ انسان کو لازم ہے مگر صبر بھی کرنا ( )

۵۔ مشکل ہے مگر صبر کی سل چھاتی پہ دھرنا ( )

خود سے کرنے کے لیے

☆ کوئی ایسا واقعہ لکھیے جب آپ کو صبر کرنے کا صِلہ ملا ہو۔

☆ سبق سے ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن کا تعلق 'گلستاں' یا 'باغ' سے ہو۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)